JIBAS **(**The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

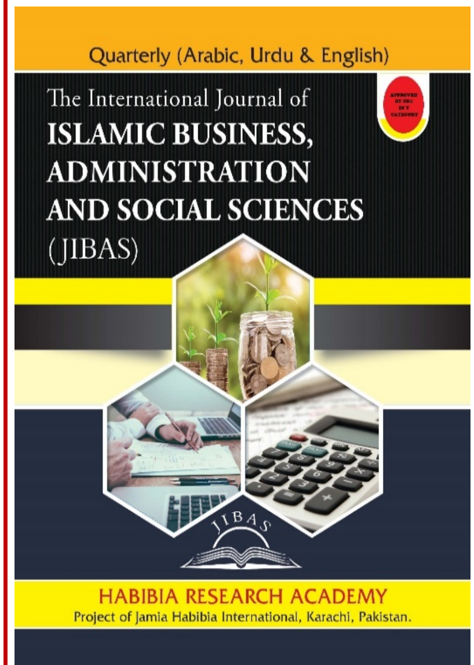

TOPIC:

A CRITICAL STUDY OF THE CONTEMPORARY PAKISTANI SOCIETY ABOUT RELATIONSHIP BETWEEN BLOOD RELATIVES & THEIR RIGHTS AND DUTIES' CONDITION IN THE LIGHT OF QURAN AND SUNNAH

عصرِ حاضر میں پاکستانی معاشرے میں خونی رشتہ داروں کے مابین تعلقات کی نوعیت اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کی صورتحال کا جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں

AUTHORS:

1. *Dr. Najmul Sahar Ilyas, Assistant Professor Islamic studies, Bahria University Health Sciences Campus Karachi, Email ID: nsahar.bumdc@bahria.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-7719-4323*

How to Cite: *Ilyas, Najmul Sahar. 2023. "A CRITICAL STUDY OF THE CONTEMPORARY PAKISTANI SOCIETY ABOUT RELATIONSHIP BETWEEN BLOOD RELATIVES &Amp; THEIR RIGHTS AND DUTIES' CONDITION IN THE LIGHT OF QURAN AND SUNNAH: عصر حاضر میں پاکستانی معاشرےمیں خونی رشتہ داروں کے مابین تعلقات کی نوعیت اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کی صورتحال کا جائزہ قرآن و سنت کی روشنی میں". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 3 (2):01-24.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/102.

Vol. 3, No.2 || April –June 2023 || P. 01-24
Published online: 2023-06-30

QR. Code

A CRITICAL STUDY OF THE CONTEMPORARY PAKISTANI SOCIETY ABOUT RELATIONSHIP BETWEEN BLOOD RELATIVES & THEIR RIGHTS AND DUTIES' CONDITION IN THE LIGHT OF QURAN AND SUNNAH

عصرِ حاضر میں پاکستانی معاشرے میں خونی رشتہ داروں کے مابین تعلقات کی نوعیت اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کی صورتحال کا جائزہ قرآن وسنت کی روشنی میں

Najmul Sahar Ilyas,

ABSTRACT:
Family is the basic unit of Islamic society. One of the rules and regulations that Islam has laid down to strengthen the roots of the family and make its structure sustainable is Salah Rahmi. Salah al-Rahmi refers to connecting relationships and treating relatives with goodness and kindness. The scholars of the Ummah agree that Sila Rahmi is obligatory, and celibacy is forbidden. In the Hadiths, there is an order to treat relatives well without any imprisonment and to have a relationship with them. Salah al-Rahmi is such an important social value that it has been a constant command in all Shariats and it has been made obligatory for all nations. After believing in the monotheism of the children of Yaqub (peace be upon him) and benevolence to their parents, a pledge of mercy was taken from the nobles and relatives. Allah says:

"وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَّذِي الْقُرْبَى."

And [recall] when we took the covenant from the Children of Israel, [enjoining upon them], "Do not worship except Allah, and to parents do good and to relatives.
This order was also made obligatory on the Ummah of Muhammad (peace be upon him) but unfortunately in the present era, the situation is different from what it should be. Nowadays people ignore blood relations and give preference to friends and so-called siblings and relatives over them, which is a matter of concern. To know the current position of the relationship between blood relatives in Pakistani society and the status of awareness of rights and duties, a survey form will be filled out by people belonging to different parts of the society through which an analytical study of Pakistani society will be done.

Keywords**:** *Family, Blood relations, Salah al-Rahmi, Pakistani society, Rights & duties*

ابتدائیہ:

اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے۔ اسلام نے خاندان کی جڑیں مضبوط کرنے اور اس کی عمارت کو پائدار بنانے کے جو اصول وضوابط متعین کیے ہیں ان میں سے ایک صلہ رحمی ہے۔ صلہ رحمی سے مراد ہے رشتوں کو جوڑنا، رشتے داروں اور اعزاء واقربا کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنا۔ علمائے امّت کا اتفاق ہے کہ صِلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان سے تعلق جوڑے رکھنے کا حکم آیا ہے۔ صلہ رحمی اتنی اہم معاشرتی قدر ہے کہ تمام شریعتوں میں اس کا مستقل حکم رہا ہے اور تمام امتوں پر یہ واجب ٹھہرائی گئی ہے۔ اولادِ یعقوب علیہ السلام کے توحید پر ایمان لانے اور والدین سے حسنِ سلوک کے بعد اعزا واقرباء سے صلہ رحمی کا عہد لیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ لاَ تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَّذِي الْقُرْبَى."

"اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا (کسی اور کی) عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور قرابت داروں کے ساتھ (بھلائی کرنا)"۔[1]

یہ حکم امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی لازم کیا گیا اور صلہ رحمی کرنے والوں سے آخرت میں اُس حسین گھر کا وعدہ کیا گیا ہے جو گل و گلزار سے سجا ہو گا۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الحِسَابِ."

"اور جو لوگ ان سب (حقوق اللہ، حقوق الرسول، حقوق العباد اور اپنے حقوقِ قرابت) کو جوڑے رکھتے ہیں، جن کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور اپنے رب کی خشیّت میں رہتے ہیں اور برے حساب سے خائف رہتے ہیں (یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کا گھر ہے)"[2]

اور قطع تعلق کرنے والوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

"وَالَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُوْلَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ."

اور جو لوگ اللہ کا عہد اس کے مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان تمام (رشتوں اور حقوق) کو قطع کر دیتے ہیں جن کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اور زمین میں فساد انگیزی کرتے ہیں انہی لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔[3]

مزید یہ کہ قطع رحمی کو فساد فی الارض کے جیسے گھناؤنے جرم کے ساتھ ذکر کر کے اسے منافقت کی علامت قرار دیا اور اس کے مرتکبین کی تہدید کرتے ہوئے فرمایا:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْO

پس (اے منافقو!) تم سے توقع یہی ہے کہ اگر تم (قتال سے گریز کر کے بچ نکلو اور) حکومت حاصل کر لو تو تم زمین میں فساد ہی برپا کروگے اور اپنے (ان) قرابتی رشتوں کو توڑ ڈالو گے (جن کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواصلت اور مُودّت کا حکم دیا ہے)۔[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک امتیازی اور نمایاں وصف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلہ رحمی کرتے، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے اور ان کے ساتھ محبت و خیر خواہی سے پیش آتے۔ یہ خوبی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج مبارک میں رچ بس گئی تھی اور آپ کی زندگی کا ایک جزو لاینفک بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ قدرے گھبرا کر گھر تشریف لائے، اپنی مونس و غمخوار رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پوری صورتِ حال رکھی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان الفاظ میں تسلی دیتی ہیں اور ہمت بندھاتی ہیں کہ:

كلا والله ما يخزيك الله ابدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق.

اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔[5]

موجودہ پاکستانی معاشرے میں اولوالارحام/خونی رشتہ داروں کے مابین تعلقات کی نوعیت اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کی صورتحال

اسلام اور قانون عورت کے حق وراثت اور حق جائیداد و ملکیت کو تسلیم کرتے ہیں مگر پاکستان میں عملی صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے۔ برادری میں یہی کوشش ہوتی ہے کہ کاروبار اور کارخانے وغیرہ تو اولاد نرینہ کو ملیں اور بیٹیوں کو جہیز دے دو۔ گزشتہ سالوں میں کی گئی زرعی اصلاحات میں زمین کی زیادہ سے زیادہ ملکیت کی حد مقرر کی ہے۔ سرکاری حد سے زیادہ زرعی زمینوں کو حکومت کے حوالے کرنے سے بچانے کے لیے خاندان کی عورتوں کے نام کر دیا جاتا ہے۔

پاکستان کے جاگیردار اور زمیندار لوگ تو حیلے بہانے سے اپنی لڑکیوں کی شادیاں خاندان سے باہر کرتے ہی نہیں کہ کہیں جائیداد خاندان سے باہر نہ چلی جائے۔ ان کی دیکھا دیکھی عام لوگوں نے بھی اپنی بہنوں بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرنا شروع کر دیا۔

عورتوں کے حقوق کے حوالے سے کام کرنے والے ادارے کی رپورٹ کے مطابق پنجاب میں عورتوں کی وراثت کی عملی صورتحال کچھ یوں ہے کہ اگر صرف لڑکیاں ہی وارث ہوں تو غیر منقولہ جائیداد عورتوں کے نام نہیں کی جاتی۔ زمین چچا کے قبضے میں رہتی ہے۔ ملتان اور بہاولپور کے علاقوں میں "حق بخشوانا" لڑکیوں کی شادی نہ کرنا اور قرآن سے شادی کر دینا تاکہ جائیداد خاندان سے باہر نہ جائے۔ بہن کو زبردستی بھائیوں کے حق میں جائیداد سے دستبردار کرا لیا جاتا ہے۔([6])

جاگیردار عورت کی جائیداد پر غاصبانہ قبضہ کر لیتے ہیں بعض اوقات جائیداد کی وجہ سے عورتوں کو خفیہ طور پر قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔ سندھ میں قرآن سے شادی جیسا مکروہ فعل متبرک خیال کیا جاتا ہے۔[7] لڑکی قرآن سے شادی کے نام پر لڑکی سے نکاح کا حق بخشوا لیتے ہیں تاکہ جائیداد خاندان سے باہر نہ جائے۔ اس طرح لڑکی تمام عمر مایوسانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ جاگیردار گھرانوں میں لڑکیوں کی شادیاں ان کے چچا یا تایازاد کے ساتھ کر دی جاتی ہے تاکہ جائیداد یا زمین خاندان سے باہر نہ جا سکے۔[8]

جہاں خاندان میں شادی کرنا ممکن نہیں ہوتا وہاں بیٹی کو حق بخشوائی کے دستور پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یعنی اس کی شادی قرآن سے کر کے اسے شادی کے تمام فوائد سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

بیواؤں کے لیے الگ سے وراثت کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ اور عموماً انہیں جائیداد میں وارث کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا جاتا۔[9]

پختون روایت میں زمین عزت کے تین بنیادی ستون میں سے ایک ہے۔ لہذا یہ خاندان سے باہر نہیں جا سکتی۔ اسی سوچ کے تحت جائیداد بیٹیوں کے حوالے نہیں کی جا سکتی۔[10]

اخبار ہی کی ایک اور خبر کے مطابق کمالیہ میں زمین کی خاطر ماں اور اس کی دو بیٹیوں شہناز اور رضیہ کو کمالیہ میں اس کے تین بیٹوں نے کلہاڑی سے قتل کر دیا کیونکہ ان بیٹیوں نے باپ کی جائیداد میں سے ماں اور بہنوں کا حصہ مانگا تھا۔[11]

عورتوں کو جائیداد سے محروم رکھنے کے لیے شوہر کے قتل کا جھوٹا الزام بھی لگا دیا جاتا ہے۔ ملتان کی سنٹرل جیل میں قید عورتوں کا سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ زیادہ تر عورتوں پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر کو قتل کیا ہے۔ یہ الزام ان پر اس لیے لگایا گیا کہ وہ شوہر کی جائیداد کی وارث یا حصہ دار نہ بن سکیں۔[12]

اس طرح کی بے شمار خبروں سے اخبارات بھرے پڑے ہیں۔ آئے دن مختلف مقامات سے ایسی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ جائیداد کے تقاضے پر عورتوں کو نہ صرف تنگ کیا جاتا ہے بلکہ ان پر جبر و تشدد بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انہیں قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا جہاں زیادہ تر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو جائیداد سے محروم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ وہاں ہمیں کچھ مثالیں ایسی بھی ملتی ہیں جن میں عورتوں کو جائیداد کا حق دیا جاتا ہے۔ اکثر علاقوں میں اگر لڑکی ساری عمر شادی کرنے سے انکار کرے تو پھر اسے جائیداد دی جاتی ہے تاکہ اسی خاندان میں رہے۔ سندھ کے علاقے تھر میں اگر کوئی شخص صرف بیٹیاں چھوڑ کر مر جائے تو عموماً بیٹیاں اس کی جائیداد کی مالک بن جاتی ہیں۔[13]

کچھ پڑھے لکھے زمیندار گھرانوں اور شہروں میں آباد خاندانوں میں بیٹیوں کو وراثت میں سے ان کا جائز حق دے دیا جاتا ہے۔

کچھ ایسی روایات موجود ہیں کہ جائیداد کی بجائے بہنوں کو دوسرے طریقوں سے جائیداد کی تلافی کی جاتی ہے مثلاً پنجاب میں "نانک" کی روایت ہے جہاں بھائیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بہن کی بیٹی کے جہیز کا انتظام کرے یا کم از کم تمام عمر بھانجے، بھانجیوں کو تحفے، تحائف دیتا رہے اور ان کی پرورش میں بہن کی مدد کرے۔ کوہستان میں اس روایت کو "پالنا" کہتے ہیں۔ اس کے تحت بھائی اپنی بہنوں کے بچوں کو پیسے دیتے ہیں۔[14]

شیعہ فقہ کے مطابق اگر کسی شخص کے بیٹے نہ ہوں تو بیٹیاں کل جائیداد کی وارث بن سکتی ہیں۔ ایسے بہت سے خاندانوں کی مثالیں موجود ہیں جن کی اولاد میں صرف بیٹیاں تھیں اور انہوں نے صرف اس لیے شیعہ ہونے کا اعلان کیا تاکہ ان کی بیٹیاں جائیداد کی وارث بن سکیں۔[15]

جائزہ فارم (SURVEY FORM)

موجودہ پاکستانی معاشرہ میں خونی رشتہ داروں / اولوالارحام کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کی صورتحال اور تعلقات کی نوعیت جاننے کے لئیے ایک سروے کیا گیا اور پاکستان کے ہر صوبے کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والوں کو اس میں شامل کیا۔

نتائج: سروے میں 126 افراد نے ملک کے مختلف صوبوں سے اپنی آراء دیں۔ شامل افراد سے درج ذیل ابتدائی معلومات حاصل کی گئیں۔ ہر سوال کے ممکنہ جواب آپشن کی صورت میں موجود تھے۔ تاکہ فارم بھرنے میں کم وقت صَرف ہو۔ ہر سوال کا نتیجہ صوبائی تعلق کے اعتبار سے نکالا گیا ہے۔ آخر میں مجموعی تعداد کے اعتبار سے بھی اعداد و شمار ظاہر کئے گئے۔

سروے میں 66 فیصد خواتین نے حصہ لیا جبکہ تقریباً 33 فیصد مرد اس میں شریک ہوئے۔

سروے میں شامل افراد کی زیادہ تر تعداد کی عمر 20-30 سال کے درمیان تھی۔ تقریباً 43 فیصد افراد 20-30 سال کی عمر کے درمیان تھے جبکہ 26 فیصد 30-40 اور 22 فیصد 40-50 اور 11 فیصد افراد کا تعلق 50-60 سال کی عمر کے درمیان تھا۔

سروے میں تقریباً 63 فیصد شادی شدہ افراد اور 37 فیصد غیر شادی شدہ افراد نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔

سروے میں زیادہ تر افراد کی تعداد کا تعلق متوسط طبقے سے تھا جو کہ تقریباً 76 فیصد تھا۔ 7 فیصد امیر جبکہ 17 فیصد غریب طبقہ کے افراد تھے۔ تقریباً 58 فیصد افراد سندھ سے، 17 فیصد پنجاب، 12 فیصد خیبر پختونخوا اور 13 فیصد افراد بلوچستان سے اس سروے میں شامل ہوئے۔

1۔ اپنے والدین سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجیے۔

		بلوچستان	پنجاب	خیبر پختونخوا	سندھ	Total
1۔اپنے والدین سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجیے۔	بہت خراب	2 11.8%	0 0.0%	0 0.0%	1 1.4%	3 2.4%
	بہتر	2 11.8%	1 4.8%	0 0.0%	2 2.7%	5 4.0%
	اچھے	1 5.9%	2 9.5%	3 20.0%	6 8.2%	12 9.5%
	بہت اچھے	1 5.9%	2 9.5%	2 13.3%	9 12.3%	14 11.1%
	بہترین	11 64.7%	16 76.2%	10 66.7%	55 75.3%	92 73.0%
Total		17 100.0%	21 100.0%	15 100.0%	73 100.0%	126 100.0%

سروے میں شامل زیادہ تر افراد کے تعلقات اپنے والدین سے بہترین استوار ہیں۔

2۔اپنے بہن بھائیوں سے اپنے تعلقات کی درجہ بندی کیجئے؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
اپنے بہن بھائیوں سے اپنے تعلقات کی درجہ بندی کیجئے؟	بہت خراب	1 5.9٪	0 0.0٪	2 13.3٪	0 0.0٪	3 2.4٪
	بہتر	2 11.8٪	1 4.8٪	1 6.7٪	6 8.2٪	10 7.9٪
	اچھے	2 11.8٪	2 9.5٪	6 40.0٪	8 11.0٪	18 14.3٪
	بہت اچھے	4 23.5٪	5 23.8٪	3 20.0٪	20 27.4٪	32 25.4٪
	بہترین	8 47.1٪	13 61.9٪	3 20.0٪	39 53.4٪	63 50.0٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل زیادہ تر افراد کے تعلقات اپنے بہن بھائیوں سے بہترین استوار ہیں۔ تاہم کچھ افراد نے واجبی سے تعلقات کی بھی نشاندہی کی ہے۔

3۔اپنی اولاد سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
	بہت خراب	2 18.2٪	0 0.0٪	0 0.0٪	1 2.0٪	3 3.5٪
	اچھے	1	3	1	1	6

اپنی اولاد سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔		9.1٪	30.0٪	6.7٪	2.0٪	7.0٪
	بہت اچھے	2 18.2٪	0 0.0٪	1 6.7٪	7 14.0٪	10 11.6٪
	بہترین	6 54.5٪	7 70.0٪	13 86.7٪	41 82.0٪	67 77.9٪
Total		11 100.0٪	10 100.0٪	15 100.0٪	50 100.0٪	86 100.0٪

سروے میں شامل زیادہ تر افراد کے تعلقات اپنی اولاد سے بہترین استوار ہیں۔ تاہم کچھ افراد نے واجبی تعلقات کی نشاندہی بھی کی ہے۔

4-اپنے دوست احباب سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
4-اپنے دوست احباب سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔	بہتر	0 0.0٪	1 4.8٪	0 0.0٪	1 1.4٪	2 1.6٪
	اچھے	4 23.5٪	1 4.8٪	1 6.7٪	20 27.4٪	26 20.6٪
	بہت اچھے	5 29.4٪	9 42.9٪	11 73.3٪	27 37.0٪	52 41.3٪
	بہترین	8 47.1٪	10 47.6٪	3 20.0٪	25 34.2٪	46 36.5٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل زیادہ تر افراد کے تعلقات اپنے دوست احباب سے بہترین استوار ہیں۔

5-اپنے پیشہ ورانہ ساتھیوں سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
اپنے پیشہ ورانہ ساتھیوں سے اپنے تعلقات کی نوعیت کی درجہ بندی کیجئے۔	بہت خراب	0 0.0٪	0 0.0٪	0 0.0٪	1 1.5٪	1 0.8٪
	بہتر	1 5.9٪	0 0.0٪	0 0.0٪	2 2.9٪	3 2.5٪
	اچھے	3 17.6٪	2 10.5٪	2 13.3٪	20 29.4٪	27 22.7٪
	بہت اچھے	4 23.5٪	10 52.6٪	11 73.3٪	28 41.2٪	53 44.5٪
	بہترین	9 52.9٪	7 36.8٪	2 13.3٪	17 25.0٪	35 29.4٪
Total		17 100.0٪	19 100.0٪	15 100.0٪	68 100.0٪	119 100.0٪

سروے میں شامل ذیادہ تر افراد کے تعلقات اپنیے پیشہ ورانہ ساتھیوں سے بہترین استوار ہیں۔

6-کیا آپ اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ترک کر چکے ہیں

6-کیا آپ اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ترک کر چکے ہیں؟		بلوچستان	پنجاب	خیبر پختونخوا	سندھ	Total
		0 0.0٪	0 0.0٪	1 6.7٪	0 0.0٪	1 0.8٪
	نہیں	11 64.7٪	16 76.2٪	5 33.3٪	50 68.5٪	82 65.1٪
	ہاں	6	5	9	23	43

	35.3٪	23.8٪	60.0٪	31.5٪	34.1٪
Total	17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تقریباً65 فیصد افراد نے اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ختم نہیں کئے جبکہ 35 فیصد افراد اپنے کسی نہ کسی خونی رشتہ دار سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔

سروے میں صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تقریباً76 فیصد افراد نے اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ختم نہیں کئے جبکہ 24 فیصد افراد اپنے کسی نہ کسی خونی رشتہ دار سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔

سروے میں صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے تقریباً33 فیصد افراد نے اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ختم نہیں کئے جبکہ 60 فیصد افراد اپنے کسی نہ کسی خونی رشتہ دار سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔

سروے میں صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے تقریباً68 فیصد افراد نے اپنے کسی رشتہ دار سے تعلقات ختم نہیں کئے جبکہ تقریباً31 فیصد افراد اپنے کسی نہ کسی خونی رشتہ دار سے قطع تعلق کر چکے ہیں۔

7۔ آپ اپنے شادی شدہ بہن بھائیوں سے ملاقات کے لئے کب جاتے ہیں؟

						Total
		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	
آپ اپنے شادی شدہ بہن بھائیوں سے ملاقات کے لئے کب جاتے ہیں؟	ایک ماہ سے زائد عرصہ بعد	2 11.8٪	4 19.0٪	8 53.3٪	22 30.1٪	36 28.6٪
	بہن بھائی نہیں ہیں	0 0.0٪	2 9.5٪	0 0.0٪	2 2.7٪	4 3.2٪
	دو ہفتوں میں	1 5.9٪	0 0.0٪	1 6.7٪	8 11.0٪	10 7.9٪
	روزانہ	1 5.9٪	1 4.8٪	0 0.0٪	1 1.4٪	3 2.4٪
	ساتھ رہتے ہیں	0 0.0٪	9 42.9٪	0 0.0٪	14 19.2٪	23 18.3٪

	ماہانہ	4 23.5٪	3 14.3٪	0 0.0٪	9 12.3٪	16 12.7٪
	نہیں جاتے	2 11.8٪	1 4.8٪	5 33.3٪	3 4.1٪	11 8.7٪
	ہفتہ وار	7 41.2٪	1 4.8٪	1 6.7٪	14 19.2٪	23 18.3٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل زیادہ تر افراد غیر شادی شدہ ہونے کے باعث بہن بھائیوں کے ہمراہ ہی رہائش پذیر ہیں جبکہ جو افراد شادی شدہ ہیں اور الگ گھر میں رہتے ہیں وہ اپنے بہن بھائیوں سے ملنے اماہانہ یا ایک ماہ سے ذائد عرصہ بعد ملنے جاتے ہیں جبکہ بعض افراد کے تعلقات کشیدہ ہونے کے باعث ملتے ہی نہیں ہیں۔

8۔ آپ اپنے دوستوں / پیشہ ورانہ ساتھیوں سے ملاقات کے لئے کب جاتے ہیں؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
آپ اپنے دوستوں / پیشہ ورانہ ساتھیوں سے ملاقات کے لئے کب جاتے ہیں؟	15 دنوں میں	2 11.8٪	1 4.8٪	1 6.7٪	9 12.3٪	13 10.3٪
	ایک ماہ سے زائد عرصہ بعد	4 23.5٪	9 42.9٪	4 26.7٪	26 35.6٪	43 34.1٪
	جاتے ہی نہیں	2 11.8٪	3 14.3٪	7 46.7٪	19 26.0٪	31 24.6٪
	روزانہ	4	5	2	5	16

		23.5%	23.8%	13.3%	6.8%	12.7%
	ماہانہ	1 5.9%	1 4.8%	1 6.7%	8 11.0%	11 8.7%
	ہفتہ وار	4 23.5%	2 9.5%	0 0.0%	6 8.2%	12 9.5%
Total		17 100.0%	21 100.0%	15 100.0%	73 100.0%	126 100.0%

اس سروے میں شامل افراد کااس سوال کے جواب میں ملاجُلارجحان رہا۔ پیشہ ورانہ ساتھیوں سے کام کے دوران ہی روزانہ کی بنیاد پر میل ملاقات ہو جانے کی وجہ سے گھر جانے کی نوبت نہیں آتی تاہم ضرور تاًان کے گھر بھی کبھی کبھار جاناہو جاتا ہے۔

9۔ کیا آپ نے اپنے اقرباء میں سے کسی سے میراث میں حصہ حاصل کیاہے؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
کیاآپ نے اپنے اقرباء میں سے کسی سے میراث میں حصہ حاصل کیاہے؟	نہیں	11 64.7%	19 90.5%	9 60.0%	59 80.8%	98 77.8%
	ہاں	6 35.3%	2 9.5%	6 40.0%	14 19.2%	28 22.2%
Total		17 100.0%	21 100.0%	15 100.0%	73 100.0%	126 100.0%

سروے میں شامل صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تقریباً65 فیصد افراد نے میراث میں حصہ وصول نہیں کیا جبکہ 35 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے میراث میں حصہ حاصل کیا۔

سروے میں شامل صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تقریباً90 فیصد افراد نے میراث میں حصہ وصول نہیں کیا جبکہ 10 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے میراث میں حصہ حاصل کیا۔

سروے میں شامل صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے تقریباً60 فیصد افراد نے میراث میں حصہ وصول نہیں کیا جبکہ 40 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے میراث میں حصہ حاصل کیا۔

سروے میں شامل صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے تقریباً81 فیصد افراد نے میراث میں حصہ وصول نہیں کیا جبکہ 19 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے میراث میں حصہ حاصل کیا۔

10۔ اگر آپ نے وراثت میں سے حصہ حاصل کیا ہے تو کیا وہ حصہ مذہب اور قانون کے اعتبار سے انصاف پر مبنی تھا؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
اگر آپ نے وراثت میں سے حصہ حاصل کیا ہے تو کیا وہ حصہ مذہب اور قانون کے اعتبار سے انصاف پر مبنی تھا؟		4 23.5٪	10 47.6٪	2 13.3٪	25 34.2٪	41 32.5٪
	نہیں	5 29.4٪	4 19.0٪	9 60.0٪	18 24.7٪	36 28.6٪
	ہاں	8 47.1٪	7 33.3٪	4 26.7٪	30 41.1٪	49 38.9٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تقریباً47 فیصد افراد نے میراث میں جو حصہ وصول کیا وہ مذہب اور قانون کے مطابق تھا، جبکہ 29 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے اپنے حق سے کم میراث میں حصہ حاصل کیا۔ جبکہ 23 فیصد نے میراث حاصل نہیں کی۔

سروے میں شامل صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے تقریباً33 فیصد افراد نے میراث میں جو حصہ وصول کیا وہ مذہب اور قانون کے مطابق تھا، جبکہ 19 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے اپنے حق سے کم میراث میں حصہ حاصل کیا۔ جبکہ 48 فیصد نے میراث حاصل نہیں کی۔

سروے میں شامل صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے تقریباً27 فیصد افراد نے میراث میں جو حصہ وصول کیا وہ مذہب اور قانون کے مطابق تھا، جبکہ 60 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے اپنے حق سے کم میراث میں حصہ حاصل کیا۔ جبکہ 13 فیصد نے میراث حاصل نہیں کی۔

سروے میں شامل صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے تقریباً41 فیصد افراد نے میراث میں جو حصہ وصول کیا وہ مذہب اور قانون کے مطابق تھا، جبکہ 25 فیصد افراد نے اپنے رشتہ داروں سے اپنے حق سے کم میراث میں حصہ حاصل کیا۔ جبکہ 34 فیصد نے میراث حاصل نہیں کی۔

11۔ کیا آپ اپنے رشتہ داروں کے مالی حالات سے واقف ہیں؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
۔کیا آپ اپنے رشتہ داروں کے مالی حالات سے واقف ہیں؟	نہیں	3 17.6٪	0 0.0٪	0 0.0٪	2 2.7٪	5 4.0٪
	ہاں	14 82.4٪	21 100.0٪	15 100.0٪	71 97.3٪	121 96.0٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل 96 فیصد افراد اپنے رشتہ داروں کے مالی حالات سے واقف ہیں جبکہ صرف 4 فیصد افراد اپنے رشتہ داروں کے مالی حالات کے بارے میں نہیں جانتے۔

12۔ کیا آپ اپنے کسی رشتہ دار کی مالی مدد کرتے ہیں؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
۔کیا آپ اپنے کسی رشتہ دار کی مالی مدد کرتے ہیں؟	آپ کے رشتہ دار آپکی مالی مدد کرتے ہیں	5 29.4٪	0 0.0٪	3 20.0٪	2 2.7٪	10 7.9٪
	نہیں	3 17.6٪	1 4.8٪	4 26.7٪	20 27.4٪	28 22.2٪
	ہاں	9 52.9٪	20 95.2٪	8 53.3٪	51 69.9٪	88 69.8٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل تقریباً 70 فیصد افراد اپنے کسی نہ کسی رشتہ دار کی مالی مدد کرتے ہیں، 22 فیصد نہیں کرتے جبکی 8 فیصد افراد خود ضرورت مند ہونے کے باعث ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔

13۔ آپ کے خیال میں رشتہ دار آپ کی ترقی سے خوش نہیں ہوتے؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
آپ کے خیال میں رشتہ دار آپ کی ترقی سے خوش نہیں ہوتے؟25	اکثر اوقات	6 35.3٪	6 28.6٪	7 46.7٪	20 27.4٪	39 31.0٪
	بہت کم	1 5.9٪	1 4.8٪	2 13.3٪	18 24.7٪	22 17.5٪
	نہیں	8 47.1٪	8 38.1٪	0 0.0٪	16 21.9٪	32 25.4٪
	ہاں	2 11.8٪	6 28.6٪	6 40.0٪	19 26.0٪	33 26.2٪
Total		17 100.0٪	21 100.0٪	15 100.0٪	73 100.0٪	126 100.0٪

سروے میں شامل کثیر تعداد کی رائے کے مطابق زیادہ تر رشتہ دار آپ کی ترقی سے خوش نہیں ہوتے۔

14۔ آپ کے خیال میں رشتہ داروں سے بھلائی کرنا "نیکی کر دریا میں ڈال" کے مصداق ہے؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
آپ کے خیال میں رشتہ داروں سے بھلائی کرنا "نیکی کر دریا میں ڈال" کے مصداق ہے؟	بہت کم	3 17.6٪	2 9.5٪	3 20.0٪	3 4.1٪	11 8.7٪
	زیادہ تر	2 11.8٪	2 9.5٪	3 20.0٪	9 12.3٪	16 12.7٪
	نہیں	4 23.5٪	7 33.3٪	2 13.3٪	33 45.2٪	46 36.5٪
	ہاں	8	10	7	28	53

		47.1%	47.6%	46.7%	38.4%	42.1%
Total		17	21	15	73	126
		100.0%	100.0%	100.0%	100.0%	100.0%

سروے میں شامل تقریباً55 فیصد افراد کے مطابق رشتہ داروں سے بھلائی کا اچھا صلہ نہیں ملتا۔

15۔ آپ کے خیال میں غیروں سے نیکی کی جائے تو احسان مندر رہتے ہیں؟

		بلوچستان	پنجاب	پختونخوا خیبر	سندھ	Total
آپ کے خیال میں غیروں سے نیکی کی جائے تو احسان مندر رہتے ہیں؟	بہت کم	2	1	6	14	23
		11.8%	4.8%	40.0%	19.2%	18.3%
	زیادہ تر	4	10	6	19	39
		23.5%	47.6%	40.0%	26.0%	31.0%
	نہیں	3	5	0	18	26
		17.6%	23.8%	0.0%	24.7%	20.6%
	ہاں	8	5	3	22	38
		47.1%	23.8%	20.0%	30.1%	30.2%
Total		17	21	15	73	126
		100.0%	100.0%	100.0%	100.0%	100.0%

سروے میں شامل 61 فیصد افراد کی آراء کے مطابق رشتہ داروں کے بجائے غیروں سے نیکی کی جائے تو احسان مندر رہتے ہیں۔ جبکہ 39 فیصد کا خیال اس سے مختلف ہے۔

خلاصہ نتائج:

مقالہ ہٰذا میں جائزہ فارم میں پوچھے گئے سوالات کے ذریعے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے گئے:

1) پاکستانی معاشرے میں باہمی تعلقات میں مذہبی اقدار و احکامات کو فراموش کر دیا گیا ہے۔

2) قطعِ رحمی کو باعثِ گناہ نہیں سمجھا جاتا۔

3) ریاستی سطح پر وراثت کے قوانین کی مکمل اسلامی احکامات سے غیر مطابقت کے باعث ناانصافی کے معاملات عمل میں آتے ہیں اور خونی / رحمی رشتوں میں دراڑ پڑتی ہے۔

4) عصرِ حاضر میں عام میل جول کے معاملات میں لوگ محرم ونامحرم کی تخصیص نہیں کرتے۔

5) صلۂ رحمی سے قریبی رشتہ دار محروم جبکہ بعید کے رشتہ دار مستفید ہوتے ہیں۔

6) پاکستانی معاشرے میں لوگوں کے درمیان اقرباء سے بالعموم اچھے تعلقات استوار ہیں۔ تاہم تعلقات خراب ہونے کی درج ذیل وجوہات سامنے آئی ہیں:

☆ عموماً وراثت کی غیر عادلانہ تقسیم کے باعث رشتوں میں تلخیاں جنم لیتی ہیں۔

☆ باہمی میل جول محرم ونامحرم کے درمیان عدم تفریق سے معاشرہ بے چینی کا شکار ہوتا ہے اور خاندانی ناچاقی جنم لیتی ہے۔

☆ اغیار کے ساتھ حسنِ سلوک اور اپنوں کے ساتھ سرد رویّے کے دیرپا اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور دلوں میں رنج، جلن، حسد،

☆ نفرت اور کینہ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو آگے چل کر قطعِ رحمی کا سبب بنتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

کچھ آداب اَور اُمور ایسے ہیں کہ اُن کا فروغ اولو الارحام / رشتہ داروں کے مابین صلہ رحمی کو تقویت دینے کے لئے مفید و مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

صلہ رحمی پر مرتب ہونے والے آثار کا اِستحضار

اشیاء کے ثمرات و فوائد کا جاننا اَور اچھے اَنجام کا اِستحضار رکھنا ہی کام کرنے کے بنیادی اسباب ہیں جس کے لیے وہ بھرپور کوشش میں لگا رہتا ہے۔

قطع رحمی کے انجام میں غور وفکر کرنا

قطع رحمی کا نتیجہ حزن وملال، حسرت وندامت اَور اِسی طرح کی دُوسری افسوس ناک چیزیں ہیں، اِس میں غور کرنا قطع رحمی سے بچنے اَور دُور رہنے میں معین ومددگار ثابت ہوگا۔

برائی کے مقابلے میں اچھائی کرنا

یہ ایسی خصلت ہے جو تعلق ومحبت کو باقی رکھتی ہے رشتہ داروں کے تعلقات کی حفاظت کرتی ہے چنانچہ آدمی کے لیے رشتہ داروں کی سختی اور برائی کا تحمل آسان ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ایک شخص نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کرتے ہیں، میں اُن کے ساتھ اچھائی کا معاملہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کا معاملہ کرتے ہیں، میں اُن کے ساتھ علم والا معاملہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت والا معاملہ کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا

"فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ مَا دُمْتَ عَلَى ذَالِكَ۔"[16]

امام نووی نے اِس حدیث کی شرح میں فرمایا:

اِس حدیث میں اُس تکلیف کی جو اُس کو رشتہ داروں سے پہنچتی ہے اُس تکلیف کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو گرم راکھ کھانے سے پہنچتی ہے جبکہ اُس اچھائی کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اُس کے رشتہ داروں کے حصے میں قطع رحمی کرنے اور اُسے تکلیف پہنچانے کی وجہ سے بہت بڑا گناہ آیا ہے۔

ایک رائے کے مطابق حدیث یہ ہے کہ آپ اپنے اچھے اَخلاق کے ذریعے اُسے رُسوا کرتے رہیں اور اُن کی ذات کو اُن کے ہی دِلوں میں حقیر بنادیں اپنے اَحسانات کے ذریعے سے بُرے کرتوتوں کی رُسوائی اور حقارت اُن کی ذات پر ہی پڑے گی۔

(ایک قول کے مطابق): مطلبِ حدیث یہ ہے کہ جو لوگ اُس کے احسان کی وجہ سے کھاتے ہیں اُن کی مثال مل کی طرح ہے جو کہ اَنتڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ درحقیقت یہ حدیث بہت بڑی تسلی ہے اُن لوگوں کے لیے جو کہ رشتہ داروں کی طرف سے بداَخلاقی کا شکار ہیں، نیکی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔ اور اِس میں نیکوکاروں کو ہمت دلائی گئی ہے کہ وہ بلند اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ودائم رہیں کہ اللہ اُن کے ساتھ ہیں اُن کی مدد ونصرت کرنے والے اور بدلہ دینے والے ہیں۔

معذرت پر عذر قبول کرنا

کیا ہی اچھا معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ اُن کے بھائیوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا لیکن اُنہوں نے عذر خواہی کی تو عذر قبول کر لیا اور اُن سے درگزر کیا اچھے طریقے سے، لعنت و ملامت کی نہ اُنہیں کوئی تکلیف پہنچائی اَور ڈانٹ پلائی بلکہ اُن کے لیے دُعا کی اَور اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے مغفرت و بخشش کی دُعا مانگی۔

بغیر معذرت کے بھی اُن سے درگزر کرنا

اور اُن کے عیبوں کو بھلانا، یہ ایک اچھی صفت اور شرافت نفس و علو ہمت پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ سمجھدار اور عقلمند شخص رشتہ داروں سے عفو و دَرگزر کر کے ہمیشہ اُن کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے گویا یاد ہی نہیں۔

عاجزی و نرمی اِختیار کرنا

یہ ایک ایسی صفت ہے کہ آدمی کو رشتہ داروں میں محبوب اور اُن کے قریب کر دیتی ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے: جو شخص سرداری کا خواہشمند ہوا تو اُسے تقویٰ اور نرمی اختیار کرنی چاہیے اور برائی کرنے والے کی طرف توجہ نہ دے اور ساتھی کی جہالت پر برداشت کا مظاہرہ کرے۔

چشم پوشی اختیار کرنا

چشم پوشی اور تغافل (اَنجان پن) بڑے اَور باعظمت لوگوں کے اخلاق میں سے ہے یہ ایسی چیز ہے جو محبت پیدا کرتی ہے۔ یقیناً یہ ایسی صفت ہے کہ دُشمنی کو دبانے اور بغض و عناد کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے نیز شفاف شخصیت اور اُس کی بلندی پر دلالت کرتی ہے اور مرتبہ و شان کو کو بلند کرتی ہے بلکہ یہ چشم پوشی تو تمام لوگوں کے معاملے میں اچھی ہے اور رشتہ داروں کے معاملے میں بہت ہی اَولیٰ ہے۔

رسول اللہ کا فرمان ہے:

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

"جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا"[17]

ابنِ حبان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے ساتھ اُن کے ناپسندیدہ کاموں کے سلسلے میں چشم پوشی سے کام نہیں لیتا اُن کی اچھی چیز سے ترکِ توقع نہیں کرتا تو اُس شخص کی زندگی مکدر ہونے کے زیادہ قریب ہے روشن ہونے کے بہ نسبت اور یہ دل میں اُن کے بغض و عناد پیدا ہونے سے زیادہ قریب ہے بہ نسبت محبت و مودّت پیدا ہونے کی۔

حدثنا قتيبة, حدثنا الليث, عن عقيل, عن الزهري, عن سالم, عن أبيه, أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: "المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه, ومن كان في حاجة أخيه, كان الله في حاجته, ومن فرج عن مسلم كربة, فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة, ومن ستر مسلما, ستره الله يوم القيامة". قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح غريب.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ا، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے، اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، جو اپنے کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا"۔[18]

احسان نہ جتلانا اور بدلے کا طالب نہ ہونا

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ صلہ رحمی کرنے والا بدلے کے مقابلے میں صلہ رحمی نہیں کرتا۔ اور بقاء تعلق و محبت کا طریقہ یہ ہے کہ اِنسان رشتہ داروں کے ساتھ بخشش کا معاملہ کرے اور بدلے کا مطالبہ نہ کرے اَور یہ کہ اپنی عطا اور بخشش یا بار بار تشریف آوری کا احسان اُن پر نہ جتلائے۔ "اللہ تعالی روز قیامت ایسے آدمی کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے"

خیریت وعافیت معلوم کرتے رہنا

بعض رشتہ دار تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں، سو اِس کے لیے تو سال میں ایک مرتبہ دیدار کرنا اور ٹیلفون پر گفتگو کرنا اُس کے لیے کافی ہے، بعض صرف خندہ پیشانی اور بشاشتِ چہرہ سے خوش ہوتے ہیں، بعض اپنا حق کامل معاف کر دیتے ہیں اور بعض بار بار آنے کے بعد راضی ہوتے ہیں، اُن کے ساتھ اُن ہی کی حالت کے موافق معاملہ کرنا صلہ رحمی اور بقاءِ محبت میں معین ثابت ہوتا ہے۔

رشتہ داروں سے بے تکلفی

یہ بھی صلہ رحمی کے سلسلے میں معین ثابت ہوتی ہے بلکہ صلہ رحمی پر اُبھارتی ہے، رشتہ دار جب دیکھتے ہیں کہ فلاں شخص بناوٹی اور تکلف کرنے والا نہیں بلکہ بے تکلف ہے تو اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور اُس کی زیارت پر زیادہ اُنس و محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں

زیادہ ڈانٹنے سے احتراز کرنا

تاکہ رشتہ دار آنے سے مانوس ہوں اور اِس سے خوش ہوں، کریم النفس شخص وہ ہے جو لوگوں کے حقوق اَدا کرے اور اگر کوئی اُس کے حقوق میں کوتاہی کرے تو چشم پوشی کرے اور اگر قابلِ عتاب خطا کسی سے سرزد ہو بھی جائے تو عتاب میں نرمی و شفقت کا مظاہرہ کرے۔

رشتہ داروں کے عتاب کو برداشت کرنا

اہلِ فضل و کمال کی عادت یہ ہوتی ہے کہ اُن کی مروّت واَخلاق کامل اور اُن کی شان اعلیٰ ہوتی ہے۔ اپنے حلم حسن تربیت اور عمدہ اخلاق کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ فراخ دِلی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب کوئی رشتہ دار سرزنش اور سختی کرتا ہے اُس کے حق میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے، معتوب حضرات صحیح محمل پر محمول کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عتاب کرنے والا ہم سے محبت اور شفقت کر رہا ہے، ہمارے آنے پر حریص ہے وہ اِس بات کو محسوس کر کے کوتاہی کرنے پر عذر خواہی کرتے ہیں یہاں تک کہ اُس کی تیزی اور شدت میں کمی آجاتی ہے۔

بعض لوگ محبت اور شفقت کرتے ہیں لیکن اِس کے باوجود زیادہ ملامت کی وجہ سے اُنہیں اِس کی تعبیر کرنا نہیں آتی جبکہ کریم لوگ اُن کے ساتھ اچھا معاملہ کرتے ہیں اور اُن کے کلام کو اچھے محمل پر محمول کرتے ہیں اور بزبانِ حال وہ کہتے ہیں کہ اگر اسلوب بیان میں تم سے غلطی واقع ہوئی ہے مگر حسن نیت میں تم سے خطاء واقع نہیں ہوئی۔

رشتہ داروں کے ساتھ مزاح کرنے میں احتیاط

حالات وطبائع کا لحاظ کرتے ہوئے مزاح کرنا اَور جو مزاح کا متحمل نہ ہو اُس سے بالکل ہی مزاح نہ کرنا۔

لڑائی جھگڑے سے اِجتناب کرنا

انتقام جوئی، لڑائی جھگڑے کی کثرت بغض وغیرہ کا سبب بنتی ہے، آدمی کے لیے بہتر یہی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ مدارات کا معاملہ کرے اور ہر اُس چیز سے دُور رہے جس سے محبت کی روشن فضا مکدر ہوتی ہو۔

اختلاف ہونے کی صورت میں ہدیہ پیش کرنے میں جلدی کرنا

ہدیہ محبت پیدا کر کے بدگمانی کا دفاع کر دیتا ہے اور دِلوں کے گند کو نکال کر باہر کر دیتا ہے۔

عن أبي هريرة –رضي الله عنه– قال: قال رسول الله –صلى الله عليه وسلم-: «تَهَادَوْا تَحَابُّوا»

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے سے محبت کرنے کے لئے تحائف دیں"[19]

اِس بات کا استحضار کہ رشتہ دار جسم کا ایک حصہ ہیں

آپ کیلیے اُن سے کوئی چارہ کار نہیں اُن کی عزت ہے اُن کی ذلت آپ کی ذلت ہے۔ عرب کہتے ہیں: تیری ناک تیری ہے اگر چہ اِس سے رطوبت جاری ہو تمہاری اَصل تمہاری ہے خواہ خاردار ہو۔

رشتہ داروں سے دُشمنی

یہ بات پیشِ نظر ہے کہ رشتہ داروں سے دُشمنی بہت شر انگیز ہے، سواِس میں نفع مند شخص نقصان اُٹھانے والا ہے اَور انتقام لینے والا شکست خوردہ ہے۔

ولیموں اور دعوتوں میں رشتہ داروں کو شریک کرنا

اِس کا طریقہ یہ ہے کہ رشتہ داروں کے نام اور ٹیلیفون نمبر اپنے پاس ایک ورقہ میں لکھ کر محفوظ کرے، جب دعوت کا موقع ہو تو اُس ورقہ کو کھول کر دیکھ لے تمام رشتہ دار یاد آجائیں گے، پھر اُن کے پاس جاکر یا بذریعہ ٹیلیفون رابطہ کر کے دعوت دے دے، اِس کے باوجود اگر کوئی رہ جائے تو اُس کے پاس جا کر معافی تلافی کرا کے خوشنودی کے لیے بھرپور کوشش جاری رکھے۔

آپس میں صلح صفائی پر منحصر رہنا

رشتہ داروں کے لیے خصوصاً اُن لوگوں کے لیے جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محبت عطا کی ہوئی ہے، صلح پر اصرار کرتے رہنا بہت ضروری ہے کہ فساد ہونے کی صورت میں صلح صفائی کرنے کی کوشش کریں اور اِس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہ لیں اِس لیے کہ اگر آپس میں پیدا ہونے والے فسادات کو صلح صفائی کے ذریعہ رفع دفع نہ کیا گیا تو وہ سب کو اپنے لپیٹ میں لے کر پھیلتے چلے جائیں گے۔

تقسیمِ میراث میں جلدی کرنا

تاکہ ہر ایک اپنا اپنا حصہ وصول کرلے اور جھگڑے و مطالبات کا سلسلہ نہ ہو اَور رشتہ داروں کے درمیان تعلقات خالص ہوں اور ہر قسم کے مکدرات سے خالی ہوں۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ تقسیمِ میراث کی ناانصافیوں کے بعد ہی رشتہ داریوں میں فرق آجاتا ہے۔

شراکت داری میں اِتحاد واِتفاق

جب رشتہ دار کسی معاملہ میں شریک ہوں تو ہر ایک کی کوشش یہ ہو کہ اتحاد و اِتفاق برقرار رہے اور آپس میں محبت و ایثار کو فروغ دیں۔ مشورہ و مہربانی اور صدق و امانت سے کام لیں۔ ہر ایک ساتھی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے اور ہر چیز کے منافع و مضرات سے واقف رہے۔ ہر قسم کی مشکلات کے حوالے سے نہایت واضح اَنداز میں بحث و مباحثہ کریں، مشکلات کے دفعیہ کی کوشش کریں، کام میں مخلص رہیں، ایک دُوسرے سے چشم پوشی کریں اور بہتر بات یہ ہوگی کہ آپس کے معاملات میں جو چیزیں ہیں اُن کو لکھ کر رکھیں۔ جب اِس طریقہ کار پر پابند ہوں گے تو آپس میں شفقت پیدا ہوگی اور مشترکہ کاروبار میں برکت ہوگی۔

تکلیف اور مشقت میں مبتلا کرنے سے اجتناب

اپنے رشتہ داروں کے حالات کا لحاظ رکھنا چاہیے اور اُنہیں کسی ایسی چیز میں مبتلا نہ کریں جو اُنہیں مشقت میں نہ ڈال دے اَور نہ ہی اُن کی تھوڑی بہت کوتاہیوں پر ایسی ملامت کرے جسے برداشت کرنے کی اُن میں سکت نہ ہو۔

حواشی وحوالہ جات

1 البقرۃ،83:2

Quran 2:83

2 الرَّعْد،21:13

Quran 13:21

3 الرَّعْد،25:13

Quran 13:25

4 مُحَمَّد،22:47

Quran 47:22

5 البخاری، امام: ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ترجمہ سیّد مُحمّد اقبال شاہ گیلانی کِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ، رقم الحدیث: 3، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور

Al-Bukhari, Imam: Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari, Translation by Syed Muhammad Iqbal Shah Gilani Kitab Bad Al-Wahi, Number of Hadith: 3, Zia Al-Qur'an Publications Lahore

6 رابن ہوی/ڈاکٹر مبشر الحق، اسلامی سماج، کونسل برائے فروغِ اردو زبان دہلی، ۲۰۰۱ء، صفحہ 258

Robin Hoy / Dr. Mubasherul Haq, Islami Samaaj, Council for the Promotion of Urdu Language, Delhi, 2001, page 258

7 شرکت گاہ، عورت قانون، اور معاشرہ، شرکت گاہ لاہور، ۱۹۹۶ء صفحہ 148

Shirkat Gah, Aurat Qanoon Aur Maashra, Shirkat Gah Lahore, 1996, page 148

8 اعوان محبت حسین، اسلام، قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، مکتبہ بخاری 2002، صفحہ 85

Awan Mohabbat Hussain, Islam, Qanoon aur Mazloom Pakistani Aurat, Maktaba Bukhari 2002, page 85

9 اسلام، قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، صفحہ 86

Islam, Qanoon aur Mazloom Pakistani Aurat,Page 86

10 شرکت گاہ، عورت قانون، اور معاشرہ، شرکت گاہ لاہور، ۱۹۹۶ صفحہ 210

Shirkat Gah, Aurat Qanoon Aur Maashra, Shirkat Gah Lahore, 1996, page 210

11 - The Muslims,Islamabad,May05,1993

12 شرکت گاہ، عورت، قانون اور معاشرہ، شرکت گاہ لاہور 1996، صفحہ 89،

Shirkat Gah, Aurat Qanoon Aur Maashra, Shirkat Gah Lahore, 1996, page89

13 ایضاً، صفحہ 212

Same as 13, Page 212

14 ایضاً، ۲۱۱:

Same as 13 , page 211

15 ایضاً، صفحہ 213

Same as 13, page 213

16 قشیری ، اَبوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۵۵۸، المكتبة العصرية-بیروت

Qashiri, Abul Hussain Muslim bin Hajjaj Neshapuri, Sahih Muslim, Hadith Number 2558, Al-Muqbata Al-Asriyyah-Beirut.

احمد بن حنبل امام، مسند احمد، حدیث 7421, مکتبہ رحمانیہ لاہور 201017

Ahmad bin Hanbal Imam, Musnad Ahmad, Hadith 7421, Maktaba Rahmaniya Lahore 2010

قشیری، ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری ، صحیح مسلم باب البر والصلة:2508, المكتبة العصرية-بیروت 18

Qashiri, Abul Hussain Muslim bin Hajjaj Neshapuri, Sahih Muslim Chapter al-Bir wa Al-Sila, Hadith Number 2508, Al-Muqbata Al-Asriyyah-Beirut.

البخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، الادب المفرد، ترجمہ مولانا ارشد کمال، حدیث:594 مکتبہ الاسلامیۃ لاہور، 201519

Al-Bukhari, Imam Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Adab al-Imfard, translated by Maulana Arshad Kamal, Hadith: 594, Maktab Al-Islamiyyah, Lahore, 2015.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.